فتاویٰ امن پوری (قسط ۷۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): ایک عورت نے سوتیلے بھائی کو دودھ پلایا، کیا اس عورت کی لڑکی سے سوتیلے بھائی کے لڑکے کا نکاح ہوسکتا ہے؟

(جواب): ان کا نکاح شرعاً حرام ہے۔ یہ دونوں پھوپھی بھتیجا ہیں۔ تو جیسے نسبی پھوپھی سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی پھوپھی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَعَمَّاتُكُمْ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

''......اور تمہاری پھوپھیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

رضاعی پھوپھیاں بھی اس حکم میں شامل ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ.

''رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام کرتی ہے۔''

(صحيح البخاري : 2646، صحيح مسلم : 1444)

(سوال): اگر لاعلمی میں رضاعی حرام رشتوں کا آپس میں نکاح ہو جائے، تو انہیں

جدائی کرنی پڑے گی یا خود ہی نکاح ختم ہو جائے گا؟

(جواب): حرام رشتوں کا نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔ اگر نکاح کر لیا اور بعد میں علم ہوا، تو دونوں میاں بیوی والے رشتے کو ترک کر دیں۔ اس نکاح کو باقی رکھنا کسی صورت جائز نہیں۔

❁ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے ابواہاب کی بیٹی (ام یحییٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا، تو آپ ﷺ نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔''

(صحيح البخاري: 2659)

(سوال): اگر رضاعی محرم سے نکاح کر لیا، بعد میں علم ہوا، تو جدائی اختیار کی، کیا اس صورت میں عورت عدت گزارے گی؟

(جواب): اگر یہ عورت غیر مدخولہ ہے، تو اس کی کوئی عدت نہیں۔ اگر مدخولہ ہے، تو اس پر تین حیض عدت ہے۔ اس کا حکم مطلقہ والا ہو گا۔

❁ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی کہ اس نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے، میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا اور عرض کی: وہ جھوٹی ہے،

آپ ﷺ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے دوسری طرف سے آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! وہ جھوٹی ہے، فرمایا: اس (عورت) کی بات کا کیا کیا جائے؟ اسے طلاق دے دیں۔''

(صحيح البخاري: 5104)

(سوال): لاعلمی میں رضاعی محرم سے نکاح کے بعد جو اولاد پیدا ہوئی، ان کے نسب کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ان کا نسب ان کے باپ سے ثابت ہوگا، کیونکہ یہ نکاح لاعلمی میں ہوا ہے، اس لیے اسے نکاح صحیح تسلیم کیا جائے گا۔

(سوال): ایک ضعیف عورت کا دودھ ایک لڑکی نے پیا، کیا اس ضعیفہ کے پوتے سے اس لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے؟

(جواب): اگر رضاعت ثابت ہے، تو ان دونوں کا نکاح نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہ دونوں رضاعی پھوپھی بھتیجا ہیں، تو جس طرح نسبی پھوپھی سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی پھوپھی سے نکاح بھی جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَعَمّٰتُكُمْ ......﴾ (النّساء: ٢٣)

''......اور تمہاری پھوپھیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

رضاعی پھوپھیاں بھی اس حکم میں شامل ہیں۔

(سوال): جس بیوہ سے نکاح کرنا چاہا، اس نے کہا کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ شاید میں نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ جب تک مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ بار دودھ پینے کا یقین نہ ہو جائے، حرمت رضاعت ثابت نہ ہو گی۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں دونوں نکاح کر سکتے ہیں۔

(سوال): جس نے نانی کا دودھ پیا ہو، اس کا نکاح خالہ کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): جائز نہیں، یہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں، تو جیسے نسبی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں رضاعی بھانجیاں بھی مراد ہیں، کیونکہ جو رشتے ولادت سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

(سوال): صرف دودھ پلانے والی رضاعت کی گواہی دیتی ہے، کوئی دوسرا گواہ نہیں، کیا رضاعت ثابت ہو گی؟

(جواب): مسئلہ رضاعت میں کوئی عورت بالیقین کہہ دے کہ میں نے فلاں فلاں کو دودھ پلایا ہے، تو اس کی گواہی معتبر مانی جائے گی، خواہ کوئی دوسرا گواہ ہو یا نہ ہو۔

❁ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے ابواہاب کی بیٹی (ام یحییٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا،

تو آپ ﷺ نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔''

(صحيح البخاري: 2659)

(سوال): غیر شادی شدہ لڑکی کی چھاتی منہ میں لی، کیا رضاعت ثابت ہوئی؟

(جواب): غیر شادی شدہ کے دودھ نہیں آتا۔ جب تک بچہ مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ بار سیر ہو کر دودھ نہ پیئے، حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

(سوال): ایک عورت نے بچے کو مدت رضاعت میں کئی بار دودھ پلایا، مگر نیت رضاعت کی نہ تھی، بلکہ کسی طبی ضرورت کے لیے دودھ پلایا، کیا رضاعت ثابت ہوگی؟

(جواب): جس نے مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلایا، تو رضاعت ثابت ہوگئی، خواہ نیت رضاعت کی ہو یا نہ ہو۔

(سوال): میرے بھانجے خلیل نے میری والدہ کا دودھ پیا، کیا میں اپنے بھانجے کی شادی اپنی بیٹی سے کر سکتا ہوں؟

(جواب): یہ نکاح نہیں ہو سکتا ہے، یہ دونوں رضاعی چچا بھتیجی ہیں۔ تو جس طرح نسبی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾ (النّساء: ٢٣)

''......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

اس میں رضاعی بھتیجیاں بھی شامل ہیں۔

سوال: دودھ پینا ثابت ہوا، مگر مدت رضاعت کے بعد، کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک مدت رضاعت یعنی دو سال کے اندر کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پینا ثابت نہ ہو، حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

سوال: میری ایک بیوی نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا، کیا اس لڑکی کی بیٹی کا نکاح میری دوسری بیوی کے لڑکے سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ان کا نکاح نہیں ہوسکتا ہے، یہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں۔تو جیسے نسبی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں رضاعی بھانجیاں بھی مراد ہیں، کیونکہ جو رشتے ولادت سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

سوال: بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو دودھ پلایا، کیا دونوں کی اولادوں کا آپس میں نکاح جائز ہے؟

جواب: جب چھوٹی بہن نے بڑی بہن کا مدت رضاعت میں دودھ پیا، تو رضاعت ثابت ہوگئی اور چھوٹی بہن بڑی بہن کی رضاعی بیٹی بن گئی اور بڑی بہن کی اولاد چھوٹی بہن کے بہن بھائی بن گئے، لہٰذا بڑی بہن کی اولاد سے چھوٹی بہن کی اولاد کا نکاح جائز نہیں، کیونکہ جیسے نسبی بہن کی اولاد سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بہن کی اولاد سے بھی نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

سوال: بچے کو جس عورت نے دودھ پلایا، کیا وہ اپنی پوتی سے اس بچے کا نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: ان کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ دونوں رضاعی چچا بھتیجی ہیں۔تو جیسے نسبی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں، ایسے ہی رضاعی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

اس میں رضاعی بھتیجیاں بھی شامل ہیں۔

سوال: ایک عورت نے غیر مسلم لڑکی کو دودھ پلایا، بعد میں وہ لڑکی مسلمان ہوگئی، کیا عورت کے بھائی کا نکاح اس لڑکی سے ہوسکتا ہے؟

جواب: ان کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں، تو جیسے نسبی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں رضاعی بھانجیاں بھی مراد ہیں، کیونکہ جو رشتے ولادت سے حرام ہوتے ہیں، وہ

رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

(سوال): کافر کے بچے کو دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(جواب): کافر کے بچے کو مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلایا ہے، تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

(سوال): دوڑھائی سال کی عمر کے درمیان دودھ پیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): رضاعت کی کامل مدت دو سال ہے۔ اس مدت میں کسی نے کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پیا، تو حرمت رضاعت ثابت ہو گی، ورنہ نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾(البقرة : ۲۳۳)

''مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال دودھ پلائیں، جن کا ارادہ (مدت) رضاعت مکمل کرنے کا ہو۔''

(سوال): بلوغ کے بعد پستان منہ میں لینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(جواب): رضاعت دو سال کی مدت میں ثابت ہوتی ہے، اس کے بعد حرمت ثابت نہیں ہوتی، خواہ کتنی ہی بار دودھ پیا ہو۔

(سوال): شادی کے بعد ایک مرد اور دو عورتوں نے رضاعت کی گواہی دے دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): گواہ معتبر ہیں، تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی، مگر یہ جانچ کر لینی چاہیے کہ واقعی مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ بار دودھ پیا ہے یا نہیں؟ اگر رضاعت

ثابت ہو جائے، تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔

(سوال): بیوی کی موجودگی میں اس کی حقیقی بہن سے نکاح کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوی کی موجودگی میں اس کی حقیقی بہن سے نکاح جائز نہیں، یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔ یہ زنا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ......﴾(النّساء : ۲۳)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

(سوال): بیوی کی کی علاتی بہن سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): بیوی کی علاتی بہن (جن کا باپ ایک ہے، مائیں الگ الگ ہیں) سے نکاح بھی جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ......﴾(النّساء : ۲۳)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں تمام بہنیں مراد ہیں۔

(سوال): بیوی کی اخیافی بہن (جن کی ماں ایک ہے، باپ الگ الگ ہیں) کو جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): بیوی کی موجوگی میں اس کی اخیافی بہن سے بھی نکاح حرام ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ......﴾(النّساء : ۲۳)

’’اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔‘‘

یہاں تمام بہنیں مراد ہیں۔

سوال: بیوی کی بہن سے نکاح کب ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر بیوی فوت ہو جائے، تو اس کی بہن سے نکاح جائز ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر بیوی کو طلاق دے دی، تو عدت کے بعد اس کی بہن سے نکاح جائز ہے۔

سوال: سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے؟

جواب: سالے کی لڑکی زوجہ کی بھتیجی ہے، زوجہ کی موجودگی میں اس کی بھتیجی سے نکاح جائز نہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’لڑکی اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا، نیز لڑکی اور اس کی خالہ کو بھی ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا۔‘‘

(صحيح البخاري: 5109، صحيح مسلم: 1408)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی (سے نکاح) کی موجودگی میں بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے اور بھتیجی کی موجودگی میں پھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ خالہ (سے نکاح) کی موجودگی میں بھانجی کے ساتھ نکاح سے منع کیا ہے اور بھانجی کی موجودگی میں خالہ کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ بڑے رشتے والی کی موجودگی میں چھوٹے رشتے والی سے اور چھوٹے رشتے والی کی موجودگی میں بڑے رشتے والی سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔‘‘

(مسند الإمام أحمد : 426/2، سنن أبي داوٗد : 2065، سنن النّسائي : 3298،
سنن التّرمذي : 1126، وسندہٗ صحیحٌ)

سوال: خالہ بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''لڑکی اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا، نیز لڑکی اور اس کی خالہ کو بھی ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا۔''

(صحیح البخاري : 5109، صحیح مسلم : 1408)

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی (سے نکاح) کی موجودگی میں بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے اور بھتیجی کی موجودگی میں پھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ خالہ (سے نکاح) کی موجودگی میں بھانجی کے ساتھ نکاح سے منع کیا ہے اور بھانجی کی موجودگی میں خالہ کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ بڑے رشتے والی کی موجودگی میں چھوٹے رشتے والی سے اور چھوٹے رشتے والی کی موجودگی میں بڑے رشتے والی سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔''

(مسند الإمام أحمد : 426/2، سنن أبي داوٗد : 2065، سنن النّسائي : 3298،
سنن التّرمذي : 1126، وسندہٗ صحیحٌ)

سوال: بیوی کو طلاق دے کر فوراً اس کی بہن یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جب تک بیوی طلاق کی عدت میں ہے، اس کی بہن، بھتیجی، پھوپھی یا خالہ سے نکاح نہیں کر سکتے۔

(سوال): زوجہ اوراس کی سوتیلی ماں کونکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟

(جواب): زوجہ کی موجودگی میں اس کی سوتیلی ماں (باپ کی دوسری منکوحہ) سے نکاح جائز ہے۔

(سوال): بھائی کی بیوہ، جو بیوی کی بہن ہے، سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوی کی موجودگی میں اس کی بیوہ بہن سے نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ......﴾ (النّساء: ٢٣)

''اورتم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

(سوال): بیوی کی بھانجی سے شوہر کا پردہ ہے یا نہیں؟

(جواب): بیوی اور اس کی بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا اس وقت تک حرام ہے، جب تک بیوی عقد میں موجود ہے، یہ محرمات ابدیہ میں سے نہیں۔ لہٰذا بیوی کی بھانجی سے پردہ واجب ہے۔

(سوال): پھوپھی کی موجودگی میں پھوپھا سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ یہ نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لڑکی اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا، نیز لڑکی اور اس کی خالہ کو بھی ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا۔''

(صحيح البخاري: 5109، صحيح مسلم: 1408)

(سوال): بیوی کی ناجائز بہن سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوی کی موجودگی میں اس کی ناجائز بہن سے نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ......﴾(النّساء : ٢٣)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

ناجائز بہن بھی اس میں داخل ہے، یعنی جو بیوی کے والد کے بستر پر پیدا ہوئی تھی۔

(سوال): بیوی کا انتقال ہو گیا، کیا بیوی کی حقیقی خالہ سے نکاح ہو سکتا ہے؟

(جواب): بیوی کی حقیقی خالہ سے نکاح بیوی کی موجودگی میں حرام تھا، بیوی کے انتقال کے بعد اب بیوی کی خالہ حلال ہے، بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت نہ ہو۔

(سوال): جو بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح کرے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوی کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح حرام ہے۔ جس نے یہ نکاح کیا، وہ منعقد نہ ہوا، نیز نکاح کرانے والے اور کرنے والے سب جرم میں شریک ہوں گے، اس سے جو اولاد ہوگی، وہ ناجائز ہوگی۔

(سوال): بیوی کی موجودگی میں سالے کی نواسی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ بیوی کی بھتیجی کی بیٹی ہے، لہٰذا بیوی کی موجودگی میں اس لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی (سے نکاح) کی موجودگی میں بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے اور بھتیجی کی موجودگی میں پھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ خالہ (سے نکاح) کی موجودگی میں بھانجی کے ساتھ

نکاح سے منع کیا ہے اور بھانجی کی موجودگی میں خالہ کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ بڑے رشتے والی کی موجودگی میں چھوٹے رشتے والی سے اور چھوٹے رشتے والی کی موجودگی میں بڑے رشتے والی سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔“

(مسند الإمام أحمد : 426/2، سنن أبي داوٗد : 2065، سنن النّسائي : 3298، سنن التّرمذي : 1126، وسندہٗ صحیحٌ)

سوال: لاعلمی میں بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح کر لیا، صحبت بھی کر لی، اب کیا حکم ہے؟

جواب: معلوم ہونے کے بعد بیوی کی بہن سے علیحدگی اختیار کر لی جائے، یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔ لڑکی تین حیض عدت گزارے گی۔

سوال: بیوی کے ہوتے ہوئے اس کے رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کی موجودگی میں اس کے رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔ یہ بیوہ کی رضاعی بھتیجی ہے، تو جیسے نسبی پھوپھی بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں، اسی طرح رضاعی پھوپھی بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ .

”رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام کرتی ہے۔“

(صحیح البخاري : 2646، صحیح مسلم : 1444)

سوال: کیا بیوی اور اس کے پہلے شوہر کی لڑکی، جو دوسری بیوی سے تھی، کو جمع کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: دو رضاعی بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟

جواب: جیسے دو نسبی بہنوں کو بیک وقت ایک نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بہنوں کو بھی جمع کرنا جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

رضاعی بہن بھی اس میں داخل ہے۔

سوال: بیوی کی علاتی بھتیجی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کی موجودگی میں اس کی علاتی بھتیجی سے نکاح بھی حرام ہے۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کی بہن سے نکاح کیا، پھر پہلی بیوی کو طلاق دے دی، کیا حکم ہے؟

جواب: دوسرا نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، اب چونکہ اس نے پہلی بیوی کو بھی طلاق دے دی ہے، تو عدت کے بعد دوسری سے نکاح کر سکتا ہے۔

سوال: قادیانی لڑکی کا نکاح سنی لڑکے سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: قادیانی مرتد کافر ہیں، ان کی لڑکیوں سے بھی نکاح جائز نہیں۔

سوال: اگر بیوی قادیانی ہو جائے، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی قادیانی ہو جائے، تو وہ مرتدہ ہے، یہ نکاح باطل ہو جائے گا۔

سوال: کیا روافض اہل قرآن ہیں؟

جواب: روافض کا نظریہ ہے کہ قرآن کریم میں تحریف ہو چکی ہے۔ اس لیے انہیں اہل قرآن نہیں کہہ سکتے۔ ظاہری طور پر جو روافض قرآن کریم کا اقرار کرتے ہیں، وہ تقیہ کے طور پر کرتے ہیں۔

شیعہ کے نزدیک قرآن مجید ایک محرف کتاب ہے، دلائل ملاحظہ ہوں:

① مرزا حسین بن محمد تقی نوری طبرسی (م: ۱۳۲۰ھ) نے ''فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب'' کتاب لکھی۔

② چار شیعہ علما، ابن بابویہ قمی (م: ۳۸۱ھ)، شریف مرتضیٰ (م: ۴۳۶ھ)، طوسی (۴۵۰ھ) اور طبرسی (م: ۵۴۸ھ، یا م: ۵۶۱ھ) نے قرآن کو غیر مبدل اور غیر محرف کہا، تو نوری طبرسی نے لکھا:

لَمْ يُعْرَفْ مِنَ الْقُدَمَاءِ مُوَافِقٌ لَّهُمْ .

''متقدمین شیعہ علما میں سے کوئی بھی ان چاروں کی موافقت نہیں کرتا۔''

(فصل الخِطاب، ص 33)

③ مرزا حسین بن محمد تقی طبرسی نے عقیدہ تحریف قرآن کی بنیاد یہ ذکر کی ہے:

اَلَّذِينَ بَاشَرُوا هٰذَا الْأَمْرَ الْجَسِيمَ هُمْ أَصْحَابُ الصَّحِيفَةِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاسْتَعَانُوا بِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ .

''تحریف قرآن مدونین قرآن، ابوبکر، عمر، عثمان، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی

وقاص کا کارنامہ ہے، اس پر مدد زید بن ثابت سے لی گئی۔''

(فصل الخطاب في إثبات تحريف كتاب رب الأرباب)

④ شیعہ عالم ملا باقر مجلسی (1111ھ) نے لکھا ہے:

لَا يَخْفٰى أَنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ صَرِيحَةٌ فِي نَقْصِ الْقُرْآنِ وَتَغْيِيرِهٖ، وَعِنْدِي أَنَّ الْأَخْبَارَ فِي هٰذَا الْبَابِ مُتَوَاتِرَةٌ مَعْنًى، وَطَرْحُ جَمِيعِهَا يُوجِبُ رَفْعَ الْاِعْتِمَادِ عَلَيْهَا رَأْسًا .

''بہت ساری صحیح صریح روایات قرآن کریم میں نقص اور تغیر پر دلالت کرتی ہیں، میری تحقیق میں یہ روایات تواتر معنوی کا درجہ رکھتی ہیں، قرآن کو غیر محرف ماننا ان تمام روایات پر بداعتمادی ہوگی۔''

(مرآة العقول للمجلسي نقلًا عن فصل الخطاب : 353)

⑤ ''فصل الخطاب''، میں تقریباً تیس کبار شیعہ علما کے نام ہیں، جنہوں نے تحریف قرآن کی صراحت کر رکھی ہے، ان میں اسحاق الکاتب ہے، بقول شیعہ اس نے مہدی کو دیکھا ہے، اسی طرح انیس الطائفہ بعض یا اکثر شیعہ اسے معصوم کہتے ہیں، ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی کا بھی ذکر ہے، جو شیعوں اور مہدی کے درمیان تیسرا سفیر ہے، ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ تحریف قرآن کا عقیدہ ہمارے جمہور علما کا مذہب ہے۔

شہید اسلام، علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ (۱۳۶۳۔۱۴۰۷ھ) لکھتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّ مُتَقَدِّمِي الشِّيْعَةِ وَمُتَأَخِّرِيهِمْ تَقْرِيْبًا جَمِيْعُهُمْ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى أَنَّ الْقُرْآنَ مُحَرَّفٌ، مُغَيَّرٌ فِيْهِ، مَحْذُوْفٌ عَنْهُ .

''خلاصہ کلام یہ کہ متقدم اور متاخر تقریباً تمام شیعہ قرآن کے تحریف اور تبدیل

شدہ اور محذوف ہونے پر متفق ہیں۔''

(الشّيعة والسّنة، ص 122، طبع دار الانصار)

سوال: مسلمان مرد عیسائی عورت سے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: مسلمان مرد اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی پاکدامن عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾(المائدة : 5)

''اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں (تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں)، بشرطیکہ تم ان کا مہر ادا کرو، تمہارا مقصد پاکدامنی حاصل کرنا ہو۔ اعلانیہ زنا، یا پوشیدہ طور پر آشنائی کی نیت نہ ہو۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (البقرة : 221) (تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے سے رُک گئے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾(المائدة : 5) (تم سے پہلے اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے نکاح جائز ہے)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے لگے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم، نقلًا عن تفسير ابن كثير : 42/3، المعجم الكبير للطّبراني : 105/12، وسنده حسنٌ)

اہل کتاب سے مراد اہل تورات واہل انجیل ہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَنْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلٰى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا﴾

(الأنعام : 156)

”(ہم نے قرآن اس لیے نازل کیا ہے) کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دوگروہوں پر نازل کی گئی تھی۔“

اس دور میں اکثر اہل کتاب دہریہ ہیں، وہ کسی آسمانی مذہب کے پیروکار نہیں، ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔

سوال: جو قرآن کو محرف مانتا ہو، اس سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والی لڑکی سے نکاح جائز نہیں، یہ کافرہ اور مرتدہ ہے، مرتدہ سے مسلمان کا نکاح جائز نہیں۔

سوال: جو شخص مرزائی لڑکی سے نکاح کرے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرزائی مرتد ہیں، ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں، جس نے نکاح کیا، تو وہ منعقد نہ ہوا، بلکہ وہ زنا ہے۔

سوال: جس نے کلمہ کفر کہا، کیا اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح درست ہے؟

جواب: اگر وہ کلمہ کفر سے رجوع نہ کرے، تو وہ مرتد کافر ہے، اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں۔

(سوال): علم ہونے کے باوجود مرزائی عورت کا نکاح مسلمان لڑکے سے پڑھانے والوں اور اس نکاح میں شریک ہونے والوں کا کیا حکم ہے؟

(جواب): وہ حرام کام کے مرتکب ہوئے۔ یہ گناہ پر تعاون ہے۔ یہ نکاح باطل ہے۔ مسلمان عورت کا کافر مرتد سے نکاح نہیں ہوتا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(المائدة: ۲)

''گناہ اور ظلم وزیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔''

(سوال): کیا مرتدہ کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): اگر مرتدہ سچی توبہ کر لے اور دوبارہ مسلمان ہو جائے، تو اس سے شادی کی جا سکتی ہے، یہ بہت اچھا ہے۔

(سوال): تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والی لڑکی سے نکاح کیا، اس سے جو اولاد ہوئی اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): قرآن کو محرف ماننا کفر ہے، جو مسلمان قرآن کی تحریف کا قائل ہو، وہ کافر اور مرتد ہو جائے گا، ایک مسلمان کا کافر و مرتد سے نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا، لہٰذا اس سے پیدا ہونے والی اولاد ناجائز ہوگی۔

(سوال): کیا روافض کا نکاح پڑھانے والے کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

(جواب): نکاح نہیں ٹوٹتا، البتہ گناہ گار ہے۔